نہیں کیا گیا، عورت کی قربانی نے جنگوں کو روکا معاشرہ میں امن و امان قائم کیا، آپس کی تلخیوں کو دور کیا، تعلقات کو بہتر بنایا لوگوں کو تحفظ اور سکون دیا۔

تاریخ میں عورت کا ذکر اس وقت آتا ہے جب جنگ کے خاتمہ کے بعد مالِ غنیمت جمع کیا جاتا اس مالِ غنیمت کا سب سے اہم حصہ عورتیں ہوا کرتی تھیں اور ان کی تقسیم اسی طرح ہوتی تھی، جیسے ہیرے، جواہرات اور کپڑوں کی ہوتی تھی۔

تاریخ میں عورت کا تذکرہ اس حیثیت میں بھی ملتا ہے کہ اس نے اپنی خوبصورتی سے اور اپنی دل ربا اداؤں سے حکمرانوں کو اپنے قابو میں کرلیا تھا۔ پوری تاریخ میں اگر جنگ مرد کی علامت ہے تو امن پسندی کو عورت سے منسوب کیا جاتا ہے، تاریخ میں عورت کا تذکرہ بطور طوائف، رقاصہ اور گانے والی کا آتا ہے لیکن اس کا سماجی رتبہ بڑھتا نہیں ہے بلکہ گھٹ جاتا ہے۔

مورخ قوموں کے زوال میں عورت کو دو حیثیت سے دیکھتے ہیں:

① عورت کی آزادی اور اس کا سماجی وقانونی روایات سے نکلنا۔

② ملک کے معاملات میں دخل اور حکمران طبقوں میں اس کے تاثرات۔

تاریخ میں تمام برائیوں اور خرابیوں کی بنیاد زن، زر اور زمین کو قرار دیا گیا ہے۔ تاریخ میں عورت کا جو مجموعی تاثر بنتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی اپنی علیحدہ کوئی ذات نہیں ہے وہ تاریخ میں محض ایک شئے کی مانند ہے کہ مرد نے اسے اپنی خواہشات و مفادات کے لئے استعمال کیا ہے اس طرح تاریخ کی اس تعبیر سے مرد عظیم بن کر اُبھرتا ہے جو بغیر عورت کی شرکت کے تاریخ کے عمل کو آگے بڑھاتا ہے اور عورت تاریخ کے اس عمل میں مرد کی تابع اور غلام ہے جو مرد نے اس کے لئے متعین کردیا اگرچہ وہ جنگ سے نفرت کرتی ہے مگر مرد کی خوشی کی خاطر وہ اپنے بچوں کو جنگ میں قربان ہونے کے لئے خوشی خوشی بھیج دیتی ہے۔

موجودہ تاریخ میں عورت کا کردار:

موجودہ تاریخ اور اس کے فریم ورک میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں اور اس کے لئے یہ تاریخ بے معنی ہے اگر وہ ماضی کی طرف رُخ کرے تو وہ تاریخ سے غائب نظر آتی ہے اُسے جدوجہد اور حقوق کی جنگ کے لئے کچھ نہیں دے سکتی عورت کے لئے کچھ نہیں جس سے وہ متاثر ہو سکے اور جس کے ماضی کو وہ حال کی جدوجہد سے منسلک کرے۔

عورت کو تاریخ کی تشکیل نئے سرے سے کرنا ہوگی تاریخ کے ڈھیر سے اپنی گم شدہ ذات کو ڈھونڈ کر لانا ہوگا وہ ذات جو کہ مرد کے بنائے ہوئے اُصولوں میں کھوئی ہوئی ہے۔ اُسے تاریخ میں اپنے کردار کو اُبھارنا ہوگا۔ ان تمام قدروں اور روایات کو بدلنا ہوگا جو اس کی دشمن ہیں اور جنہوں نے اس کے وجود کو دبائے رکھا اور اپنے تمام پہلوؤں کو اُجاگر کرنا ہوگا۔

عہدِ جاہلیت میں عورت کی کوئی عزّت نہ تھی اسلام سے قبل عورت کو تحقیر، تذلیل اور اُسے قتل کرنا عام تھا۔ عورت کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، معاشرے میں ان کی کوئی عزت نہ تھی۔

اسلام نے عورت کو نہ صرف زندگی بخشی بلکہ معاشرے میں عزّت و وقار دے کر زندگی کا لطف دوبالا کر دیا۔ حضور ﷺ نے اپنے عمل سے بتایا کہ بیٹی کس قدر پیاری اور معصوم ہوتی ہے۔ حضور ﷺ اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ سے بے حد محبت کرتے تھے آپ ﷺ حضرت فاطمۃ الزہرہ ؓ کو آتے دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور سر پر دستِ شفقت پھیر کر اپنی جگہ بٹھاتے تھے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> جو شخص بیٹیاں دے کر آزمایا گیا اُس نے بچیوں سے محبت کا سلوک کیا تو وہ
> بچیاں جہنم کی آگ اور اس شخص کے درمیان پردہ بن جائیں گی۔

انسانوں میں صنف ضعیف عورت ہے جو بغیر مرد کے اپنی حفاظت نہیں کر سکتی، عورت ہمیشہ سے مرد کی محتاج رہی حقیقت یہ ہے کہ معاشرے نے عورت پر ظلم و ستم کی انتہاء کر دی عورت کو بیچا گیا قتل کیا گیا زندہ درگور کیا گیا اغوا کیا گیا اور عورت کو ذلت و رسوائی سے دوچار کیا گیا۔(۴)

نامور یونانی مفکر ارسطو کا خیال ہے کہ عورت ناقص مرد کی دوسری شکل ہے۔ مفکر فریڈرک نطشے نے عورت کے بارے میں کہا کہ:

> عورت اللہ کی (خاکم بدھن) دوسری غلطی کا نمونہ ہے۔

مفکر آسکر وائلڈ نے یہ کہہ کر عورت کا مذاق اُڑایا ہے کہ:

> کیا عورت کو بھی سمجھنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔(۵)

> عورت اپنی فطری شرم و حیاء کے ساتھ مقدس نظر آتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ عورت کو اپنی شرعی حدود اور مشرقی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے انسانیت کی تعمیر کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے عورت اللہ کی رحمت اس کی محبت و

شفقت کی آئینہ دار ہے۔ یہی وہ شعلہ ہے جس سے کائنات میں حرارت پائی جاتی ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں (۵)

عورت قرآن و تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں:

عورتوں کے نام سے قرآن کریم میں ایک مستقل سورہ، سورۂ نساء ہے جس سے عورت کا مقام و مرتبہ بڑھ جاتا ہے یہ عورت کے لئے بڑا مقام اور اعزاز ہے۔ اسلام سے پہلے خطہ عرب کی صورتحال کو قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے۔

واذ ابشر احدھم بالانثی ظل و جھہ مسودا و ھو کظیم یتواری من القوم من سوءِ مابشربہ أیمسکہ علی ھون ام یدسہ فی التراب الآساء مایحکمون۔ (۶)

اور جب ان میں سے کسی ایک کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی تو اس کا چہرہ غصہ سے سیاہ پڑ جاتا اور وہ غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتا، اس خوشخبری کے رنج سے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا (نہ سمجھ پاتا) آیا ذلت اُٹھا کر اس کو اپنے پاس رہنے دے یا پھر اس کو مٹی میں دبا آئے۔ سو وہ کتنا برا فیصلہ کرتے تھے۔(۷)

اسلام سے قبل عورت کی تحقیر، تذلیل اور اسے قتل کرنا عام تھا! اسلام سے قبل عورت ذلت اور پستی کے اس مقام پر تھی جہاں والد جیسا شفیق سہارا بھی اُس کی جان کا دشمن بن جاتا اور اسے صحرا کی وسعتوں میں زندہ گاڑ آتا تھا۔

واذالموؤدۃ سئلت بأی ذنب قتلت

اور جب (قیامت کے دن) زندہ دفن کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا کہ آخر کس گناہ کی پاداش میں اُسے قتل کیا گیا۔(۹)

اللہ رب ذوالجلال وعنوال نے ازواج کے مابین تخلیق کا عمل رکھا ہے۔ اس کائنات کی خوبصورتی انہیں جوڑوں کے دم سے قائم و دائم ہے ازواج (جوڑے) خواہ بنی نوع انسان کے ہوں یا طیور و وحوش کے جب تک تخلیق کا عمل جاری و ساری رہے گا فطری جبلت کے مطابق

معاملات و مسائل کا سلسلہ چلتا رہے گا۔

جب خالقِ کائنات نے حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہا السلام کی تخلیق فرمائی تو ان کے مابین توالد و تناسل کا سلسلہ قائم فرمایا بعدازاں جب ان کی اولاد و امجاد نے جنم لیا تو مسائل خانگی بھی سامنے آئے۔ جب معاشرہ قائم ہوا تو خاندان اور قبائل وجود میں آئے اور ان کی شناخت و پہچان فطری ہوگئی اس بات کو اللہ رب ذوالجلال نے یوں ارشاد فرمایا۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ (۱۰)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ آپس میں پہچان رکھو۔

عورت ہر معاشرے میں بنیادی فرد ہوتی ہے، عورت کے بغیر نہ تو کوئی معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور نہ ہی کوئی خاندان جنم لیتا ہے، معاشرہ میں عورت بنیادی اکائی ہے، مرد و زن کائنات کی وہ عظیم طاقت اور نادر ہستیاں ہیں جنہوں نے افراد سے خاندان، خاندان سے قبیلے اور قبائل سے اقوام کو رونق بخشی ہے، چونکہ عورت بلحاظ تخلیق و طبیعت، توازن و طاقت اور اطاعت و اقامت میں ایک مختلف النوع حیثیت و حقیقت رکھتی ہیں اس لئے اس کے سماجی، معاشرتی سوشل اور خاندان عائلی (فیملی) مسائل بھی مختلف صورت رکھتے ہیں مرد و زن کے مابین ان کے حقوق کے لئے جو قانون وضع کیا جاتا ہے۔ اُسے فیملی لاء کہا جاتا ہے، عائلی حقوق و معاملات و مسائل میں شادی بیاہ سے متعلق تمام معاملات شامل ہیں۔

عائلی قوانین کی تعریف ہم ان الفاظ میں کر سکتے ہیں۔

جب انسان طرز معاشرت اختیار کرتا ہے اور اپنی فطری جبلت کے مطابق عملی حیات پر عمل پیرا ہوتا ہے تو عائلی مسائل (خاندانی جھگڑے) جنم لیتے ہیں اور ان مسائل و معاملات کو حل کرنے کے لئے جو قواعد و اُصول و ضوابط مرتب کئے جاتے ہیں وہ ''عائلی قوانین'' کہلاتے ہیں۔

قرآن کریم اور احادیث میں بے شمار مقامات پر خواتین کی عظمت و عزت و شرف کو بیان کیا گیا اور قرآن کریم جو تمام مذاہب و ادیان میں معتبر ترین کتاب ہے جسے الکتاب بھی کہا جاتا ہے اس میں ایک سورہ کا نام سورہ نساء (۱۱) (عورت کی سورہ) ہے، جو تین سپاروں پر محیط ہے، یہ قرآن کریم

کی تیسری طویل ترین سورت ہے، یہ مدنی سورت ۱۷۶ آیات اور ۲۴ رکوع پر مشتمل ہے جس میں عورتوں کے حقوق ان کے عائلی مسائل اور ان کا حل بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اس کے علاوہ سورہ بقرہ (۱۲) اور سورہ نور (۱۳)، سورہ احزاب (۱۴)، سورہ طلاق (۱۵)، سورہ تحریم (۱۶) میں خواتین کے حقوق و مسائل کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ اس کے علاوہ سورہ مریم کے نام سے خواتین کے نام پر سورتیں موجود ہیں۔ سورہ نساء کی اولین آیات میں ہی اللہ رب ذوالجلال کا یہ خطاب عام ہے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ (۱۵)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے جوڑا بنایا اور دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلائے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک عظیم خطبہ ارشاد فرمایا جس میں عورتوں کے حقوق سے متعلق اعلان فرمایا:

اے لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمے حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے بلاشبہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے طور پر حاصل کیا ہے، لہٰذا عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرو۔(۱۶)

عورت کی حیثیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں:

ماں، بہن، بیٹی کے علاوہ عورت کی ایک اہم حیثیت بیوی کی ہے، اسلام سے قبل شوہر کی صورت میں مرد اس قدر غالب تھا کہ بیوی محض اس کی باندی بن کر رہ گئی تھی وہ اس سے ہر خدمت لینے کا مجاز تھا اسے نہ صرف بیوی کو مارنے کا اختیار حاصل تھا بلکہ وہ جان سے مار ڈالنے کا بھی حقدار تھا، اسلام نے شوہر کو بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۱۷)

اوران بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے زندگی گزارو۔

بحیثیت ماں:

اسلام میں عورت کو ماں کی حیثیت سے عظیم مرتبہ پر فائز کیا گیا ہے ماں کی اچھی اور بہتر تربیت کی وجہ سے ایک اچھا معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اسلام نے والدین کی عزت، خدمت اور اطاعت وفرماں برداری کو لازمی قرار دیا ہے۔ اولاد کو چاہئے کہ والدین کی اطاعت فرماں برداری اور محبت کر کے اپنے رب کو راضی کرلے، حضور ﷺ کی تعلیمات میں والدین کا رتبہ بہت عظیم بیان کیا گیا اور والدین میں ماں کا درجہ بہت بلند ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الجنة تحت اقدام الامهات

جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

بحیثیت بہن:

اسلام نے عورت کو ہر حیثیت سے عزّت دی ہے۔ بحیثیت بہن اسلام نے بھائیوں کو بہنوں سے محبت شفقت اور ہمدردی کا درس دیا ہے بھائی بہنوں کی عزّت وناموس کے محافظ اور باپ کے بعد ان کے ولی بنائے گئے ہیں، اسلام نے ہی بہن کو بھائی کی وراثت کا حقدار قرار دیا ہے، والدین کی وراثت میں بھائیوں کے ساتھ بہنیں بھی حصہ دار قرار دی گئیں ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی اور انہیں سلیقہ سکھایا اُن پر ترس کھایا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں بے نیاز کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے۔

حضور ﷺ کی کوئی بہن نہیں تھی، آپ ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیماؓ تھیں، آپ ﷺ بہت عزّت دیا کرتے تھے اور ان سے محبت وشفقت کرتے تھے۔ غزوہ حنین کے موقع پر آپ ﷺ کی بہن کو گرفتار کر کے آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا تو حضور ﷺ نے اپنی چادر مبارک پر بٹھایا اور فرمایا کہ عزّت واحترام کے ساتھ میرے پاس رہو اور اگر واپس اپنی قوم کے پاس جانا چاہو تو میں تمہیں تمہاری قوم میں بحفاظت پہنچاؤں گا۔ حضرت شیماءؓ اُسی وقت اسلام لے آئیں اور ان

کی خواہش پر انہیں ان کی قوم میں واپس بھجوا دیا گیا، آپ ﷺ نے انہیں رخصت کرتے وقت ایک غلام، ایک لونڈی، کچھ اونٹ کچھ بکریاں عطا فرمائیں۔(۱۹)

لہٰذا اس بات پر فخر ہونا چاہئے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے عورت کو عزّت دی، ہمیں اپنی بہنوں کے ساتھ محبت اور نرمی کا سلوک کرنا چاہئے اور وراثت میں ان کو حق وراثت سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔

بحیثیت بیٹی:

اسلام سے قبل عرب معاشرے میں بیٹی کی کوئی عزت اور حیثیت نہ تھی۔ بعض عرب قبائل بیٹی کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی لڑکی کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔

اسلام سے قبل جب لوگوں کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی تھی تو وہ لوگوں سے چھپتے پھرتے تھے۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (۲۰)

اور جب ان (کفار) میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب اور سوچتا ہے کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے یا اُسے مٹی میں دبا دے ارے بہت ہی بُرا حکم لگاتے ہیں۔(۲۱)

اسلامی تعلیمات میں بیٹی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دیا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے بیٹی کی پیدائش کو اللہ کی رحمت قرار دیا ہے اور بیٹی کی پرورش و تربیت اور تعلیم کا حکم فرمایا ہے اور بیٹی کے بالغ ہونے پر نکاح کرانے والوں کو جنت کی بشارت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو کھاتین وضم اصابعہ (۲۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ شخص اور

میں قیامت کے دن ان دو انگلیوں کی طرح قریب آئیں گے یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔(۲۳)

حضور ﷺ نے بیٹیوں کو ماں باپ کے لئے جہنم سے آزادی کا سبب فرمایا: ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت جاء تني سكينة تحمل ابنتين لها فاعطيتها ثلاث ثمرات فاعطيت كل واحدة منهما ثمرة ورفعت الى فمها ثمرة لتا كلها فاسطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التى كانت تريدان تأ كلها بينهما عجبنى شانها فذكرت الذى صنعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله قد او جب لها بها الجنة اعتقها بها من النار۔(۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک محتاج غریب عورت دو بچیوں کو اُٹھائے ہوئے آئی میں نے انہیں تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک کھجور دے کر تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ کی طرف اٹھائی لیکن بچیوں نے یہ کھجور بھی مانگ لی، چنانچہ اس عورت نے اُسے توڑ کر ان دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا مجھے اس عمل سے تعجب ہوا میں نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے اس عورت کے لئے جنت واجب فرمادی اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔(۲۵)

بحیثیت بیوی:

اسلام سے قبل عورت پر ظلم وستم کی انتہا تھی اسلام نے عورت کو عزت سے نوازا اور ان کے حقوق بھی متعین کر دیئے۔ عورتوں کے حقوق میں پہلا حق نکاح کا ہے، زوجہ کی معنی ہیں دو زوج یعنی میاں بیوی اور حقوق زوجین سے مراد وہ حقوق ہیں جو میاں بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے لئے عائد ہوتے ہیں۔ اسلام بھلائی کا دین ہے، اُس نے عورتوں کو بے مثال حقوق دیئے جو اس سے پہلے

کسی مذہب میں ناپید تھے اس نے زوجین کے مابین محبت والفت کا عظیم رشتہ اور بندھن قائم کیا اور ایک مضبوط گرہ ''نکاح'' میں باندھ دی۔

ازدواجی زندگی کی استواری کے لئے قرآن وسنت نے مردوزن کے مابین ان کے حقوق کا تعین کر دیا ہے اس رعایت سے نظام معاشرت قائم ہے اور ان کے حقوق کے مابین سب سے خوبصورت اور حقیقت کے قریب تر بات یہ ہے کہ ایک فریق کا حق دوسرے کے حق میں فرض بن جاتا ہے۔ یعنی عورت کے حقوق مرد کے لئے فرائض کا درجہ رکھتے ہیں اور فرضیت کے سبب وہ اس کو من وعن بجالانے کا ذمہ دار ہے۔

فرائض وحقوق کی نگہبانی اور نگرانی کے لئے رب تعالیٰ نے مرد کو قوامیت بخشی۔ لیکن شرعی حدود وقیود کے سبب نہ تو وہ بیوی کا حق سلب کرسکتا ہے اور نہ اپنا حق دینے سے انکار۔ اس قوامیت کا اظہار رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض وبما انفقوامن اموالهم فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ الله والتی تخافون(۲۶)

مرد قوام ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فوقیت دی اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت کرنے والی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا ہے۔(۲۷)

گھر ایک ریاست کی مانند ہے اور ریاست کا ایک منتظم ہوتا ہے جو اس کی دیکھ بھال اور نگرانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری مرد کو عطا کی ہے اور عورت کو اس مرد کے گھر اسباب و مال کا محافظ بنایا۔ اندرونی سطح پر اس ریاست کی نگران اور ذمہ دار عورت ہے اس میں مرد کی عزّت و عظاظت اور آل واولاد کی نگرانی کی ذمہ داری عورت پر ہے۔

بیوی کے حقوق کے ضمن میں عورت کے چار حقوق ہیں۔

اول: اطاعت دوم: حفظ غیب سوم: نان ونفقہ چہارم: وراثت

بیوی کے حقوق کے بارے میں حضرت حکیم بن معاویہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ

نے فرمایا:

عن حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ عن ابیه ان رجلا سأل ما حق المراۃ عن الزوج قال ان یطعمها اذا طعم وان یکسوها اذا کسی و لا یضرب الوجه ولا یقبح ولا یهجر الافی البیت(۲۸)

حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو خود کھائے اس کو کھلائے اور جو خود پہنے اُسے پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے اُسے حرافہ نہ کہے اسے گھر کے علاوہ کہیں تنہا نہ چھوڑے۔

مرد وعورت کے حقوق وفرائض میں یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ ایک فریق کے حقوق دوسرے کے لئے فرائض بن جاتے ہیں، عورت کے حقوق وہ ہیں جو مرد کے فرائض ہیں اور مرد کے حقوق سے مراد وہ ذمہ داریاں ہیں جن کا بجالانا عورت کے لئے ضروری ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (۲۹)

وہ تمہاری لباس ہیں اورتم ان کے لباس۔(۳۰)

خواتین کا مقام اوران کے حقوق تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں:

اسلام نے مرد کے لئے عورت کی کفالت لازمی قرار دی ہے اور عورت کو معاشی ذمہ داری سے آزاد کر دیا ہے عورت کو وراثت میں حق دیا اور حق مہر دینے کا حکم دیا، ارشاد فرمایا:

عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ دینار انفقة فی سبیل الله ودینار انفقة فی رقبة ودینار تصدقت به علی مسکین و دینار انفقة علی اهلك اعظمها اجر الذی انفقة علی اهلك(۳۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جو غلام آزاد

کرنے پر خرچ کیا، ایک دینار مسکین کو صدقہ دیا اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، ان سب میں سب سے زیادہ ثواب والا وہ دینار ہے جسے تونے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ انسان جو مال و دولت خرچ کرتا ہے تو سب سے زیادہ خرچ کرنے کا ثواب اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے ملتا ہے کیونکہ اپنے بیوی بچوں کو اچھا کھانا کھلانا، اچھے کپڑے، اچھی رہائش، اچھی تعلیم انکا حق ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات میں نیک عورت کو دنیا کا بہترین سامان قرار دیا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال الدنیا متاع و خیر متاعھا المراۃ الصالحۃ (۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا سامان ہے اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا دعا الرجل امراتہ الی فراشہ فلم تاتہ فبات غضبان علیھا لعنتھا الملائکۃ حتیٰ تصبح (۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خاوند اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے چنانچہ خاوند ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے عورت کو مرد کی اطاعت کرنے کی تعلیم فرمائی:

عن ابن علی طلق علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دعا الرجل زوجۃ الحاجۃ فلتاۃ وان کانت علی التنور (۳۴)

حضرت علی طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب خاوند بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اُسے آنا چاہئے اگرچہ عورت تندور پر ہی کیوں نہ ہو۔

مرد کی عزت واحترام اور تعظیم عورت پر لازم قرار دی گئی ہے۔

قرآن کریم مرد و زن کے باہمی تعلق و تعاون کو انسانی و روحانی ترقی کا زینہ قرار دیتا ہے۔ بلا کسی سربراہ کے کوئی ادارہ نہیں چلتا۔ میاں بیوی اپنی ذات میں ایک ادارہ ہیں گھران کی ریاست ہے اور اس ریاست کا سربراہ مرد ہے اور عورت گھر کی نگراں ہے۔ یعنی مرد کے ذمہ ہے کہ وہ اپنے بیوی اور بچوں کے لئے نان نفقہ اور دیگر ضروریات کو فراہم کرے جب کہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرد کی غیر موجودگی میں اپنی عزّت و ناموس کی حفاظت کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیته ولا (۳۵)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے ماتحتوں پر نگران ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے اچھے معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا تمہاری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تمہاری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تمہارا باپ۔

والدین دنیا سے رخصت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے متعلقین کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ان ابر البر صلة المرء اهل وابيه بعد ان يولى (۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک بہترین نیکی یہ ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد ان سے محبت کرنے والے متعلقین واحباب سے صلہ رحمی کرے۔

والدین کی نافرمانی کو نبی کریم ﷺ نے گناہ کبیرہ قرار دیا ہے، نبی کریم ﷺ سے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد میں آپ ﷺ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں، آپ ﷺ

نے فرمایا کہ تمہاری ماں زندہ ہے، انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں کی خدمت کرو، جنت اس کے قدموں میں ہے۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ماں کی فرماں برداری اولاد کے لئے فرض ہے، اللہ تعالیٰ نے ماں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے، جس نے ماں کی نافرمانی کی اور ماں کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ، فرشتے سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی کوئی عبادت اور توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے والدین کو راضی رکھنے کی کوشش کیا کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اسلام نے والدین کو بڑا مقام اور مرتبہ عطا کیا ہے خصوصاً ماں کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے۔

خلاصہ بحث:

عورت اسلامی معاشرہ کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کرے۔ عورت کو جو عزت، احترام و مرتبہ حاصل ہے وہ سب حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہے، اسلام سے پہلے عرب معاشرے میں عورت کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہ تھا۔ لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، اگر کسی وجہ سے بچ جاتی تو اس کا باپ قتل کر ڈالتا، ایسے حالات میں نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے عورتوں کو ان کا جائز مقام مرتبہ اور حقوق دیئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الجنۃ تحت اقدام الامھات

جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضور ﷺ نے مسلمانوں کو تعلیم دی کہ عورت اگر بہن ہے تو وہ شفقت اور محبت کی مستحق ہے، بھائیوں کے لئے ضروری ہے کہ بہن کی عزت و ناموس کی حفاظت کریں، اگر والد کا انتقال ہو گیا تو بہن کی تعلیم و تربیت اور شادی بیاہ کا اہتمام کریں۔ عورت اگر بیٹی کے روپ میں ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب تشریف لاتیں تو آپ ﷺ ان سے ملنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا:

فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

حضور ﷺ نے بیٹی کو اللہ کی رحمت بتایا ہے، عورت اگر بیوی ہے تو مرد کے لئے سکون ہے اور اطمینان کا سبب ہے۔

لیسکن الیھا

(مرد) تاکہ اس (عورت) سے سکون حاصل کرے۔

عورت زندگی کی بہترین ساتھی ہے اور مرد و عورت کی رفاقت کی وجہ سے خاندان ظہور پذیر ہوتا ہے کسی بھی انسان کے لئے تنہا زندگی گزارنا مشکل ہے، زندگی کے بہت سے معاملات میں وہ محتاج ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کے ساتھ محبت اور شفقت کی تلقین فرمائی، اور معاشرے میں حقوق دلوائے، نکاح، مہر، نان ونفقہ اور وراثت ادا کرنے کی تعلیم دی۔

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف

اور ان (عورتوں) کا بھی ایسا ہی حق ہے عرف کے مطابق

حق کے معنی لازم، واجب اور جائز کے ہیں اور اس سے مراد وہ ذمہ داری ہوتی ہے جو ایک انسان پر عائد ہوتی ہے اور حقوق کے مابین سب سے خوبصورت، دلچسپ اور حقیقت سے قریب تر بات یہ ہے کہ ایک فریق کا حق دوسرے کے حق میں فرض بن جاتا ہے، عورت کے حقوق مرد کے لئے فرائض کا درجہ رکھتے ہیں اور مرد کے حقوق سے مراد وہ فرائض ہیں جن کا بجالانا عورت کے لئے لازم ہے اطاعت شعاری خدمت گزاری کا مقام و مرتبہ ہے جس کے سبب یہ ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم یعنی لباس قرار دیئے گئے ہیں۔

ھن لباس لکم و انتم لباس لھن

وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس

اسلامی معاشرے کی خوبصورتی کا راز یہ ہے کہ اسلام نے مرد و عورت دونوں کے حقوق و فرائض متعین کئے اور انہیں ایک خوبصورت رشتے میں باندھا ہے عورت کو آزادی بھی ہے اور پابندی بھی اور یہی دونوں باتیں خوبصورت معاشرے کی عکاسی کرتی ہیں، جہاں عدل و انصاف، برابری، شرم و حیا چادر اور چار دیواری کا تحفظ دیا جاتا ہے اور جہاں چند باتوں میں مردوں کو فوقیت دی ہے تو وہ بھی عورت کو تحفظ دینے کے لئے ہیں۔ یہ نہیں کہ عورت اپنی حدود سے تجاوز کر جائے اور ترقی کے

نام پر فحاشی میں مبتلا ہو جائے اس سے سارا ماحول تباہ و برباد ہو جاتا ہے، اور اس کے گھر کی بنیادیں ہل جاتی ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اسلامی اقدار کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کریں اور فرائض میں غفلت نہ برتیں تو ہمارا معاشرہ مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

حواشی و حوالہ جات:

۱۔ دائرۃ المعارف الاسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص ۸۴۔۸۵

۲۔ Marie Laulse. Janseen-Jurriet: Sexsin, New york, p88

۳۔ Bismarck: یاداشتیں، بحوالہ Sexisin p33

۴۔ لغات کشوری، مولوی سید تصدیق حسین رضوی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص ۳۲۹

۵۔ اسلام اور افکار نو، شیخ محمد علی، اسلام بک کارپوریشن، کراچی، ص ۵۱

۶۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت ۵۸۔۵۹

۷۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت ۵۸۔۵۹

۸۔ القرآن، سورۃ التکویر، آیت ۵۔۹

۹۔ القرآن، سورۃ التکویر، آیت ۵۔۹

۱۰۔ ماہنامہ میثاق، مدیر ڈاکٹر اسرار احمد، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ۱۹۹۱ء، ص ۶۲

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ القرآن، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

۱۳۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مولانا احمد رضا خان بریلوی، سورۃ الحجرات، ص ۹۳۰، لاٹ نمبر ۱۶۳

۱۴۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱

۱۵۔ کنزالایمان، فی ترجمۃ القرآن، سورہ نساء، آیت ۱، ص ۱۳۸، لاٹ نمبر ۱۶۳

۱۶۔ محسن انسانیت اور انسانی حقوق، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، دارالاشاعت، کراچی، ص ۲۹۶

۱۷۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱۹

۱۸۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱۹

۱۹۔ تاریخ اسلام، مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی، نفیس اکیڈمی کراچی، ۱۹۹۸ء، ج۱، ص۲۳۶

۲۰۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت ۵۸۔۵۹

۲۱۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، سورۃ النحل، آیت ۵۸۔۵۹

۲۲۔ ریاض الصالحین، یحیٰ/ بن شرفبن نووی، ج۱، اردو، ص۱۶۵، مترجم مولانا محمد صدیق ہزاروی، فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۶ء

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۳۴

۲۷۔ کنزالایمان، فی ترجمۃ القرآن، آیت ۳۴

۲۸۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، ابواب النکاح، ص۵۱۹، سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب من المراۃ علی زوجہا، جلد دوم، ص۲۶

۲۹۔ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۷

۳۰۔ کنزلایمان، فی ترجمۃ القرآن، آیت ۱۸۷

۳۱۔ ریاض الصالحین، یحیٰی ابن شرف النووی، مترجم: مولانا محمد صدیق ہزاروی، فرید بک اسٹال لاہور، ۱۹۸۶ء، حصہ اول، ص ۱۷۴،

۳۲۔ ریاض الصالحین، امام یحیٰی ابن شرف النووی، اردو، ج۱، ص۱۷۱

۳۳۔ ایضاً

۳۴۔ ایضاً، ص ۱۷۲

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، جلد سوم، اردو، ص ۳۷۴

۳۷۔ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد، جلد سوم، مترجم مولانا سردار احمد قاسمی، ص۶۱۱

خواتین کے حقوق بحیثیت بیٹی سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر حُسنہ بانو*

ABSTRACT

All of world the reghts of women are not fixed. Particularly daughters are not respected and they were buried alive. They had no share in the property of their parents. They were used to have the government.

Islam gave them respect and fixed their rights. Islam ordered that they may be adorned with education and morality. They should lead a simple life. Islam gave them right to(Nikah(according to their will. In case that they are suppressed, they can take(KHULA.(Without (Jahez(the women are allowed to get out from homes to deal with their basic and fundamental requirements. They should adopt the glorious teachings succeed not only in the(Akherat(but also in this present world. Hence Islam has given protection to women in every field of life.

یا خالقِ ارض و سماء صلوٰۃ و سلام نازل فرمایئے ہمارے آقا و مولا جناب احمد مجتبیٰ محمد (ﷺ) پر اور آپ ﷺ کی آل پر، آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور زمرۂ احباب پر۔

---

* آپ عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج میں لیکچرار ہیں
ایم اے کی طالبات کی تدریسی فرائض انجام دیتی ہیں، فاضل درس نظامی جامعہ اشرفیہ سکھر ہیں۔

آپ ﷺ جو کہ رحمۃ للعالمین ہیں، سراج منیر ہیں، بشیر و نذیر ہیں، شافع روزِ محشر ہیں، صاحب خلق عظیم اور صاحب خیر کثیر ہیں، جن کی ذاتِ گرامی تمام کمالات و صفات کی جامع ہے۔ حضور ﷺ کی اطاعت ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو انسانیت کا معیار قرار دیا ہے، آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ عبادیت و رسالت کا منتہائے کمال ہے۔

حضرت محمد ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اس وقت عرب جاہلیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بہن، بیٹیوں کو سامان تعیش سمجھا جاتا تھا، نہ تو ان کے کوئی حقوق متعین تھے نہ ہی کوئی مقام تھا اور بیٹی کی پیدائش کو تو وہ اپنے لئے باعث عار و ننگ سمجھا کرتے تھے خود قرآن پاک کے الفاظ ہیں:

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (۱)

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اور وہ اس خبر کی برائی کی وجہ سے جو اسے دی جاتی ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے لئے رہنے دیا جائے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ سنو! بہت برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۝ اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ (۲)

کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں چن لیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا؟ اور حال یہ ہے کہ جس اولاد کو یہ اس خدائے رحمٰن کی